سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۸ر نومبر بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند آگئی۔ اِس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۳ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ مورخہ ۲۶۔۲۷۔۲۸ر دسمبر ۱۹۶۳ء بروز جمعرات جمعہ و ہفتہ بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

احباب جماعت ابھی سے عزم کرلیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہوں گے

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرماویں

جن احباب نے تعمیر دفتر وقف جدید کے لئے وعدے فرمائے ہیں۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ فوری ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ دفتر کی عمارت نامکمل حالت میں ہے۔ اس کا جلد از جلد مکمل ہونا ضروری ہے

احباب جماعت فوری توجہ فرمائیں۔

(ناظم مال وقف جدید)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

زندوں کی صحبت میں رہو تاکہ خدا کا جلوہ تمہیں نظر آوے

آپس میں مل جل کر بیٹھ جاؤ جس قدر تم آپس میں محبّت کروگے اسی قدر اللہ تعالےٰ تم سے محبّت کرے گا

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام قریب سے قریب تر آرہے ہیں جن میں اطراف و جوانب عالم میں پھیلی ہوئی جماعت ہائے احمدیہ کے احباب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے مرکز میں آ جمع ہونے دن اور رات ذکر الٰہی میں بسر کرنے اور خدا اور رسول کی باتیں سنکر اپنے ایمانوں کو تازہ کرنے اور خدمتِ دین کے عزائم کو بلند سے بلند تر کرنے کے انمول مواقع میسر آئیں گے۔ جلسہ سالانہ کے قرب کے پیش نظر ذیل میں حضور علیہ السلام کے وہ پُر معارف ملفوظات ہدیہ قارئین کئے جارہے ہیں جن میں حضور نے زندوں کی صحبت اختیار کرنے اور باہم مل بیٹھنے اور باہمی محبت اخوت کو ترقی دینے کی اہمیت بیان فرمائی ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں:-

(۱) "یاد رکھو میں اصلاحِ خلق کیلئے آیا ہوں جو میرے پاس آتا ہے وہ اپنی استعداد کے موافق ایک فضل کا وارث بنتا ہے لیکن میں صاف طور پر کہتا ہوں کہ وہ جو سرسری طور پر بیعت کرکے چلا جاتا ہے اور پھر اس کا پتہ بھی نہیں ملتا کہ کہاں ہے اور کیا کرتا ہے۔ اُس کیلئے کچھ نہیں ہے وہ جیسا تہیدست آیا تھا تہیدست جاتا ہے۔ یہ فضل اور برکت صحبت میں رہنے سے ملتی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس صحابہ رضؓ بیٹھے۔ آخر نتیجہ یہ ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اللہ فی صحابی۔ گویا صحابہؓ خدا کا روپ ہوگئے۔ یہ درجہ ممکن نہ تھا کہ ان کو ملتا اگر دور ہی بیٹھے رہتے۔ یہ بہت ضروری مسئلہ ہے۔ خدا تعالےٰ کا قرب بندگان خدا کا قرب ہے اور خدا تعالےٰ کا ارشاد کونوا مع الصادقین اس پر شاہد ہے۔ ... الغرض زندوں کی صحبت میں رہو تاکہ خدا کا جلوہ تم کو نظر آوے۔" (الحکم ۲۴ جولائی ۱۹۰۲ء)

(۲) "تم اپنی ہمت اور سرگرمی میں سست نہ ہو۔ بہت سے مسلمان کہلا کر دوسرے امور میں منہمک ہو جاتے ہیں۔ مگر تم خدا سے ڈرو اور سچی تبدیلی اور تقوےٰ طہارت پیدا کرو۔ اس راہ میں سست ہونا شیطان کو نقب لگا کر ایمان کا مال لے جانے کا موقع دینا ہے۔ اِس وقت وہی خدا جو آدم پر ظاہر ہوا تھا اور دوسرے نبیوں پر ظاہر ہوتا رہا ہے وہی مجھ پر ظاہر ہوا ہے۔ اِس وقت خدا نے موقعہ دیا ہے کہ تم اپنے معلومات کو بڑھاؤ۔ اس لئے جو بات سمجھ میں نہ آوے اس کو فوراً پوچھ لینا چاہیئے۔ جو سمجھنے سے پہلے کہتا ہے کہ سمجھ لیا اس کے دل پر ایک چھالا سا پڑ جاتا ہے۔ آخر وہ ناسور ہو کر بہہ نکلتا ہے۔ میں تھکتا نہیں ہوں خواہ کوئی ایک سال تک پوچھتا رہے پس اس موقعہ کی قدر کرو۔ میری باتوں کو سنو اور سمجھو اور ان پر عمل کرو۔ پھر خادمِ دین ہو سچائی کو ظاہر کرو۔ خدا سے محبت کرنا اور مخلوق سے ہمدردی کرنا، یہ دونوں باتیں دین کی ہیں ان پر عمل کرو۔" (الحکم ۷ جولائی ۱۹۰۲ء)

(۳) "آپس میں مل جل کر بیٹھ جاؤ جس قدر تم آپس میں محبت کروگے اسی قدر اللہ تعالےٰ تم سے محبت کریگا۔" (البدر ۲۸ نومبر ۱۹۰۲ء)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ نومبر ۶۳ء

میاں طفیل محمد مودودی کے بیان کا جائزہ

(قسط نمبر ۲)

اپنے بیان میں میاں طفیل محمد فرماتے ہیں :-

"ایک اور بات جسے اچھالا جا رہا ہے وہ یہ ہے کہ جماعتِ اسلامی اور مولانا مودودی صاحب پاکستان کے مخالف تھے اور انہوں نے قیام پاکستان کے بعد بھی اسے غلطی قرار دیا۔ یہ بات بھی صحیح طور پر خلاف واقعہ ہے۔ صحیح پوزیشن یہ ہے کہ :-

• جماعت اسلامی نے اگست ۴۱ء میں اپنے قیام سے لے کر آج تک کبھی پاکستان یا تصور پاکستان کی مخالفت نہیں کی۔ اگر کسی کے پاس ایسی کوئی چیز ہے تو وہ پیش کرے۔

• مولانا مودودی صاحب ایک لمحہ کے لئے بھی کانگریس میں نہیں رہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ کانگریس پر جتنی جاندار اور سخت تنقید مولانا مودودی نے کی اس کی کوئی نظیر بیسویں صدی کے لٹریچر میں موجود نہیں ہے۔

• کانگریس کی متحدہ قومیت کی تحریک کو مولانا مودودی نے ایک دوسری "شدھی کی تحریک" قرار دیا (سیاسی کشمکش حصہ دوم ص ۵۷-۵۸)

• متحدہ قومیت کے علمبرداروں اور کانگریسی وطن پرستوں کے بارے میں لکھا کہ ان کی حمایت کو ہم انگریزوں کی غلامی سے بھی زیادہ ملعون سمجھتے ہیں۔ ہمارے نزدیک اسکے علمبردار مسلمانوں کے لئے وہی کچھ ہیں جو کلائیو اور ولزلی تھے اور ان کے پیرو مسلمان کی حیثیت سے بھی میر جعفر اور میر صادق سے مختلف نہیں ہے۔

(سیاسی کشمکش حصہ اول ص ۳۹)

• مولانا مودودی صاحب نے مسلم لیگ کے طریقہ کار سے اختلاف کی بناء پر عملی طور پر اس کی جدوجہد میں شرکت نہیں کی لیکن علمی تعاون سے گریز نہیں کیا اور پھر جب پاکستان کے مطالبے کو اسرائیل کے مشابہ کہا گیا تو مولانا مودودی صاحب نے اس کی پُر زور تردید کی اور کہا کہ ایک قومی مطالبے کی حیثیت سے پاکستان کا مطالبہ برحق ہے۔

(رسائل مسائل حصہ اول ص ۱۴۱)

• نیز سرحد و سلہٹ کے انتخاب میں پاکستان کے حق میں ووٹ ڈالنے کا مشورہ دیا اور لوگوں کو اس پر آمادہ کرنے کے لئے فرمایا کہ اگر میں صوبہ سرحد میں ہوتا تو میرا ووٹ پاکستان کے حق میں پڑتا۔

(رسائل و مسائل حصہ اول ص ۱۴۲)

ان سب باتوں کا واحد جواب تو یہ ہے کہ میاں صاحب محض مغالطہ انگیزی سے آنکھوں میں خاک جھونکنا چاہتے ہیں ان سب باتوں کی تردید خود مودودی صاحب کی تصنیف "مسلمان اور موجودہ کشمکش حصہ سوم" صاف صاف پیش کرتی ہے۔ بے شک یہ کتاب ۱۹۴۱ء سے پہلے لکھی گئی ہو گی مگر اس کو بڑے دھڑلے سے پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے کے بعد بھی اب تک شائع کیا جا رہا ہے جیسا کہ اس کی ششم ایڈیشن سے واضح ہوتا ہے جس کے دوسرے صفحہ پر یہ اندراج ہے :-

"سید ابوالاعلیٰ مودودی
طابع و ناشر نے مرکنٹائل پریس
چیمبرلین روڈ لاہور سے چھپوا کر
مکتبہ جماعت اسلامی اچھرہ لاہور
سے شائع کیا ہے۔
بار ششم --- ۱۰۰۰"

ایک طابع و ناشر جب خود اپنی ایک تصنیف پھر شائع کرتا ہے تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ وہ اس کو شائع کرنے کے وقت تک اپنے ان خیالات پر مہر تصدیق ثبت کرتا ہے جو اس نے اپنی اس تصنیف میں بیان کئے ہیں میاں صاحب بتائیں کہ کیا یہ نتیجہ غلط ہے؟

المختصر مودودی صاحب کی یہ تصنیف "مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش حصہ سوم" فی الواقعہ نہ صرف پاکستان کے تصور کی تردید کرتی ہے بلکہ ایک ایسی دستاویز ہے جس سے زیادہ خطرناک ہتھیار پاکستان کا بڑے سے بڑا دشمن بھی استعمال نہیں کر سکتا۔ یہ عین اس وقت بم کے گولے کی طرح پھینک دی گئی تھی جب مسلمان متحد ہو کر اپنے لئے ایک علیحدہ وطن کا مطالبہ کر رہے تھے۔ پھر حیرانی ہے کہ میاں صاحب کس طرح اپنی مندرجہ بالا باتوں کو اس امر کے ثبوت کیلئے پیش کرنے کی جرأت کر سکے ہیں جب کہ یہی باتیں اس بات کا ثبوت بہم پہنچانے کے لئے بنیاد بن سکتی ہیں کہ مودودی صاحب نے دیدہ و دانستہ پاکستان کی جدوجہد کو سبوتاژ کرنے کے لئے یہ دیندارانہ ایٹم بم پھینکا تھا۔ اگر مودودی صاحب نے اس کتاب کی تصنیف سے پہلے وہ باتیں نہ کہی ہوتیں جن کو میاں صاحب بڑے طمطراق سے اپنے حق میں پیش کر رہے ہیں تو کوئی بات ہی نہ تھی۔ کیونکہ اس صورت میں یہ سمجھا جا سکتا تھا کہ مودودی صاحب مطالبہ پاکستان کی حقیقت کو سمجھ نہیں سکے لیکن جب وہ پہلے ایسی باتوں کا خود ہی اقرار کر چکے تھے جنکی وجہ سے مسلمانوں کے لئے ایک الگ وطن کا مطالبہ ضروری ہو گیا تھا تو ایک نارمل ذہن اس سے یہی نتیجہ نکال سکتا ہے کہ مودودی صاحب نے صرف جانتے بوجھتے ہی نہیں بلکہ دشمن کے ساتھ ساز باز کر کے "حصہ سوم" کی صورت میں بزعم خود ایک نہایت کاری اور خطرناک ہتھیار قیام پاکستان کے خلاف استعمال کیا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کتاب کا لفظ لفظ تصور پاکستان کے خلاف ہے۔ نہ صرف خلاف ہے بلکہ اس میں پاکستان کا مطالبہ کرنے والوں کا نہایت بے دردی کے ساتھ مذاق اڑایا گیا ہے کسی کا لحاظ نہیں کیا گیا۔ قائد اعظم سے لے کر ادنی لیڈر تک کوئی بھی آپ کے طنز کے نیزوں سے نہیں بچ سکا۔

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغِ قبلہ نما آشیانے میں

اگر مودودی صاحب کانگرسی مسلمانوں کے ساتھ ہو کر کھلم کھلا پاکستان کی مخالفت کرتے یا ویسے ہی مخالف ہوتے تو کوئی بات نہیں تھی ستم تو یہ ہے کہ آپ نے خالص اسلامی لباس پہن کر مخالفت کی آپ نے مسلمانوں کی پسلیوں میں دینی نیزے چبھو چبھو کر ان کو پاکستان کے تصور سے متنفر بنانے کی کوشش کی۔ آپ نے سوچ سمجھ کر مسلمانوں کے اسلام کے متعلق انتہائی جذباتی تعلق سے ناجائز فائدہ اٹھانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ اگرچہ احراریوں نے اور کانگرسی مسلمانوں نے بھی مذہبی ہتھیار استعمال کیا مگر جس چابکدستی کے ساتھ مودودی صاحب نے اس کو چلایا احراری وغیرہ اس کے سامنے طفلِ مکتب کی حیثیت بھی نہیں رکھتے۔ ان کو ایسی دینی بصیرت اور فہم و فراست کہاں حاصل تھی وہ سیواجی کی طرح افضل خاں کے سینے میں چھرا گھونپنا کہاں جانتے تھے؟

معلوم نہیں میاں طفیل محمد صاحب نے مودودی صاحب کی تصنیف سیاسی کشمکش حصہ دوم کا وہ حصہ کیوں اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش نہیں کیا جس میں مودودی صاحب نے مسلمانوں کے حقوق محفوظ کرنے کے لئے تین متبادل صورتیں تجویز کی ہیں جن میں سے آخری تجویز یہ تھی کہ

"اگر یہ صورت بھی منظور نہ ہو تو پھر ہم مجبوراً اس بات کا مطالبہ کریں گے کہ ہماری قومی ریاستیں الگ بنائی جائیں اور ان کا علیحدہ وفاق ہو"

(سیاسی کشمکش حصہ دوم)

یہ حصہ اسی سلسلہ مضامین کا حصہ ہے جو آپ نے ترجمان القرآن کے اکتوبر۔ نومبر۔ دسمبر ۱۹۳۸ء کے شیوع میں شائع فرمایا اور بعد میں کتابی صورت میں شائع کیا۔ اس تجویز کے علاوہ پہلی دو تجویزیں اور تھیں جن میں بھی کسی قدر نامکمل علیحدگی ہی کا تصور پیش کیا گیا ہے مگر ہمارے مطلب کے لئے یہ آخری تجویز ہی کافی ہے۔ اگرچہ یہ بھی الگ وطن کی تجویز نہ تھی تاہم اس کے قریب تر تھی۔ یہ ۱۹۳۸ء کے اواخر کی بات ہے کہ مودودی صاحب خود اس قسم کی تجویز پیش کر رہے ہیں مگر جونہی مسلم لیگ قائد اعظم اور جمہور اہل اسلام نے علیحدہ وطن کے مطالبہ کا فیصلہ کیا تو آپ یکدم اس تصور کے شدید مخالف بن گئے اور سیاسی کشمکش کا حصہ سوم لکھ مارا۔

ایک سوچنے والے انسان کے لئے مودودی صاحب کی اس قدر قلابازی کے پس منظر کا مطالعہ ہر قسم کی قیاس آرائی کا متحمل ہو سکتا ہے۔ میاں طفیل محمد صاحب بتائیں کہ کیوں نہ یہ سمجھا جائے کہ آپ کے علیحدہ وطن کے خیالات اس وقت تک تو آپ کے دوستوں کے لئے محض نظری اور غیر ضروری تھے اور بے ضرر سمجھے جاتے تھے جب تک مکمل آزادی کے تصور کو جامۂ عمل پہننے کی کوئی ٹھوس صورت نظر نہیں آتی تھی لیکن جونہی قوم کی قوم نے اس کو جامۂ عمل پہنانے کی ٹھان لی اور آپ کے دوستوں کو خطرہ لگا کہ کہیں سچ مچ یہ تجویز عملی صورت نہ اختیار کر لے تو آپ نے بالکل ہی اپنا پینترا بدل لیا۔

(باقی)

چند سوالات اور ان کے جواب

— محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری —

ایک معلم وقف جدید نے ایک صاحب کے بعض سوالات جوابات کے لئے بھجوائے ہیں۔ افادۂ عام کے لئے ان کے جوابات شائع کئے جا رہے ہیں:

سوال نمبر ۱۔ سورۂ اعراف کی وہ آیت کریمہ (ع ۴) جس کے مطابق آپ مسلمانوں میں رسولوں کی آمد ثابت کرتے ہیں کی تفسیر آپ کے خیال کے مطابق مرزا صاحب سے پہلے کسی مفسر نے کی ہو تو اس کا حوالہ دیا جائے۔

الجواب۔ تفسیر بیضاوی میں زیر آیت اِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ لکھا ہے۔ اتیان الرسل جائز غیر واجب۔ یعنی اس آیت کی رو سے رسولوں کا آنا جائز ہے واجب نہیں پس اس آیت سے امکان رسل ثابت ہے۔

سوال نمبر ۲۔ قرآن کریم کی کوئی اور آیت کریمہ جس سے رسولوں کی آمد ثابت ہو پیش کریں۔

الجواب۔ قرآن کریم میں کئی اور آیات ہیں جن سے رسول یا نبی کی آمد ثابت ہے۔

اوّل۔ آیت اھدنا الصراط المستقیم صراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین ہے۔ اس آیت میں جس طرح مغضوب اور ضال بننے سے بچنے کی دعا سکھائی گئی ہے۔ کیونکہ مغضوب علیھم اور ضالین کی راہ پر چلنے والا بالآخر مغضوب اور ضال بن جاتا ہے۔ اسی طرح صراط مستقیم طلب کرنے کی ہدایت ہے تاکہ انسان پہلے انعام یافتہ لوگوں میں شامل ہو سکے اور یہ انعام یافتہ حسب آیت من یطع اللہ والرسول (سورۂ نساء ع ۹) چار گروہ ہیں اوّل۔ انبیاء۔ دوم۔ صدیقین۔ سوم۔ شہداء۔ چہارم۔ صالحین۔

یہ آیت بالاستقلال بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں ان چاروں گروہوں کی معیت بیان کرتی ہے جو پہلے گذر چکے ہیں۔ یہ آیت جملہ اسمیہ ہے۔ جو استمرار پر دلالت کرتا ہے۔ اور اس دنیا میں پہلوں سے زمانی اور مکانی معیت تو محال ہے لہذا حسب بیان امام راغب معیت فی المنزلۃ والثواب مراد ہے علاوہ ازیں آیت

اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلا ومن الناس

میں انسانوں اور ملائکہ میں سے رسولوں کے بھیجا جانے کا قانون بیان ہوا ہے یصطفی مضارع کا صیغہ ہے۔ جو استمرار تجددی پر دال ہے کیونکہ آیت میں قانون بیان ہوا ہے:

سوال نمبر ۳۔ کیا خاتم کے معنی "بند کرنے" کے لئے جا سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب۔ خاتم کے مجازی معنے بند کرنے کے ہو سکتے ہیں حقیقی معنی نہیں۔ دیکھئے مفردات راغب زیر لفظ خَتَمَ۔ اس جگہ حقیقی معنی ختم کے "ھو تاثیر الشئ کنقش الخاتم" لکھے ہیں۔ اس لحاظ سے خاتم النبیین کے معنی نبیوں کے لئے مؤثر وجود ہیں۔ خاتم النبیین کے یہی معنی مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی نے کئے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:۔

"جیسے خاتم بفتح التاء کا اثر اور فعل مختوم علیہ میں ہوتا ہے۔ ویسے ہی موصوف بالذات کا اثر موصوف بالعرض میں ہوتا ہے حاصل مطلب آیت کریمہ اس صورت میں یہ ہوگا کہ ابوت معروفہ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی مرد کی نسبت حاصل نہیں پر ابوت معنوی امتیوں کی نسبت بھی حاصل ہے اور انبیاء کی نسبت بھی حاصل ہے۔"

(تحذیر الناس صفحہ ۱۵)

آیت من یطع اللہ والرسول (نساء ع ۹) بھی خاتم النبیین کے انہی معنوں کی مؤید ہے۔

سوال نمبر ۴۔ اگر نئی شریعت قیامت تک بند ہے تو نئے نبی کی کیا ضرورت؟

الجواب۔ حسب آیت الیوم اکملت لکم دینکم نئی شریعت قیامت تک بند ہے نبی کی ضرورت صرف نئی شریعت کے لئے ہی نہیں ہوتی بلکہ شریعت کی ترویج و نفاذ کے لئے بھی ہوتی ہے۔ حسب آیت

یحکم بھا النبیون الذین اسلموا للذین

ھادوا

کیونکہ اس آیت میں ان نبیوں کا ذکر ہے جو خود بھی حضرت موسےٰ علیہ السلام کی شریعت یعنی تورات کے تابع تھے۔ علاوہ ازیں نئی شریعت اس وقت آتی ہے۔ جب پہلی شریعت ناکافی ہو یا محرف ہو گئی ہو۔ مگر نبی کے لئے یہ شرط نہیں۔ بلکہ نبی قوم کے بگاڑ کو دور کرنے یا روکنے کے لئے بھی آتے ہیں جیسے کہ موسےٰ علیہ السلام کے بعد امت موسوی کو بگاڑ سے بچانے کے لئے انبیاء مبعوث ہوتے رہے اور بالآخر حضرت عیسیٰ علیہ السلام قوم کے سخت بگاڑ کے وقت آئے۔

سوال نمبر ۵۔ حضورؐ کے بعد کسی نبی کے نہ آنے کی کئی احادیث ہیں۔ لیکن نبی کے آنے کے سلسلہ میں کوئی واضح حدیث ہے۔ یعنی آپ کے بعد نبی آئیں گے۔

الجواب۔ انقطاع نبوت کے متعلق تمام احادیث اس امر پر دال ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کوئی شارع نبی نہیں آ سکتا۔ کیونکہ ایک نبی یعنی مسیح موعود کا آنا تو خود احادیث سے ہی ثابت ہے۔ علاوہ ازیں کچھ اور احادیث امکان نبوت پر بھی دال ہیں چنانچہ ایک حدیث میں ہے۔

ابوبکر افضل ھذہ الامۃ الّا ان یکون نبی

کہ حضرت ابوبکر اس امت میں سب سے افضل ہیں بجز اس کے کہ کوئی نبی پیدا ہو۔ (امت میں) پھر الخصائص الکبریٰ میں حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ایک حدیث مروی ہے کہ حضرت موسےٰ کے سامنے جب اللہ تعالےٰ نے امت محمدیہ کے اوصاف بیان کئے تو انہوں نے عرض کی اجعلنی نبی ھذہ الامۃ کہ مجھے اس امت کا نبی بنا دیجئے۔ اس پر حضرت موسےٰ علیہ السلام کو خدا نے جواب دیا نبیّھا منھا کہ اس امت کا نبی اس میں سے ہوگا۔ یہ واضح رہے کہ اس حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت کے کمالات بیان کرنے سے پہلے خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر کر کے یہ فرمایا تھا کہ وہ میرے رب سے مکرم بندے ہیں۔ جن کا نام میں نے آسمان و زمین کی پیدائش سے پہلے اپنے نام کے ساتھ عرش پر لکھا اور جو آپ پر ایمان نہیں لائے گا وہ جنت میں نہیں جا سکے گا۔ اور اس کے بعد امت کی شان بیان فرمائی تھی جس کا نبی ہونے کی خواہش حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کی۔ حدیث لانبی بعدی کے معنی ائمہ نے یہی بیان کئے ہیں کہ کوئی نبی شرع ناسخ نہیں لائے گا۔

(دیکھئے اقتراب الساعۃ ص ۱۶۲)

سوال نمبر ۶۔ اگر مسیح کی آمد تمثیلی ہے تو عیسیٰ بن مریم کے کیا معنی؟

الجواب۔ مسیح کی آمد تمثیلی ہے اور حدیثوں میں عیسےٰ یا ابن مریم کا لفظ بطور استعارہ تمثیلی آمد پر دلالت کرتا ہے اور قرینہ اس استعارہ کے لئے امامکم منکم (بخاری) فامّکم منکم (مسلم) کے الفاظ ہیں۔

سوال نمبر ۷۔ مرزا صاحب میں کونسی مثال ہے۔ جس کے پیش نظر آپ کو عیسیٰ کی تمثیل کہہ سکیں۔

الجواب۔ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں کئی وجوہ مماثلت پائی جاتی ہیں۔ پہلی اور اہم مماثلت یہ ہے کہ آپ جمالی شان کے ساتھ آئے جس طرح عیسےٰ علیہ السلام جمالی شان کے ساتھ آئے تھے۔ دوم، اس لئے آپ بھی مسیح کی طرح غیر حکومت کے ماتحت رہے۔ سوم۔ جس طرح حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی بعثت موسےٰ علیہ السلام کے چودہ سو سال بعد ہوئی، اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد چودھویں صدی میں حضرت مرزا صاحب کی بعثت ہوئی۔

بنیادی طور پر یہی تین وجوہ مماثلت کافی ہیں:

سوال نمبر ۸۔ آپ کے خیال کے مطابق مرزا صاحب تمثیل عیسیٰ بھی ہیں اور بروز محمد بھی مرزا صاحب کا حضور کا بروز ہونے کا کیا ثبوت ہے۔

الجواب۔ مسیح موعود کے بروز محمد ہونے کا ثبوت قرآن کریم کی آیت

وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ

اور آیت

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ

اور وہ حدیث نبوی بھی ہے جس میں لکھا ہے کہ مہدی خلق میں آپ سے بہت مشابہت رکھے گا اور یواطی اسمہ اسمی کی حدیث بھی اسی پر دال ہے کہ وہ معنوی رنگ میں یعنی صفاتی لحاظ سے میرا ہم نام ہوگا۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

شذرات

از شیخ خورشید احمد

پنجاب کی تاریخ کا تاریک ترین دور

مسلک اہلِ حدیث کے ترجمان ہفت روزہ الاعتصام لاہور میں "سکھوں کا لاہور پر حملہ" کے زیرِ عنوان ایک مضمون شائع ہؤا ہے جس میں لکھا ہے:۔

"لاہور کی تاریخ میں بدترین زمانہ ۱۷۶۵ء سے ۱۷۹۹ء تک کا ہے ایک ہی وقت میں لاہور پر تین گروہ مسلط رہے اسے حکومت سہ گانہ کہتے ہیں یعنی تین آدمی:۔ گوجر سنگھ۔ لہنا سنگھ سوبھا سنگھ لاہور پر حکمران رہے لاہور کو انہوں نے تین حصوں میں بانٹ لیا تھا۔ آسمانی قہر کی بجلیاں تھیں جو برابر ۳۴ سال تک لاہور کی فضا میں کوندتی رہیں۔ یہ دورِ حکومت خدا کا قہر تھا جو مسلمانوں پر نازل ہؤا ..... اِس عہد میں اسلامی ثقافت۔ تمدن۔ معاشرت۔ تہذیب اور علوم و فنون سب کچھ مٹ گیا۔ سکھوں کی پرچھا گردی اور غارت گری نے نہ صرف لاہور بلکہ سارے پنجاب کو فتنہ و فساد کا مرکز بنا دیا کہیں بھی اطمینان و سکون میسر نہ تھا۔ یہ ایک پُر آشوب زمانہ تھا ہر طرف بے اطمینانی اور پریشانی کے آثار تھے۔ لاہور کی فضا میں یکایک ایک مہیب تاریکی چھا گئی ہر طرف توپیں چھوٹتی تھیں گولیاں چلتی تھیں تلواریں برستی تھیں۔ گولے پھٹتے تھے خون بہتے تھے۔ کسی کو کچھ معلوم نہ تھا کہ یہ تاریکی کب دور ہوگی۔ لاہور کے سیاہ بخت باشندوں نے یہ زمانہ گھٹ گھٹ کر بسر کیا..... صرف چند سال کے اندر سب کچھ برباد ہوگیا بڑے بڑے تاریخی مقامات کے نام و نشان مٹ گئے ہر طرف ملبے کے انبار جمع ہوگئے ..... رفیع الشان مساجد اور مزارات جو پچاس سال پیشتر آسمان سے باتیں کرتی تھیں ان میں خاک اڑنی شروع ہوگئی۔"

(الاعتصام ۸ نومبر ۱۹۶۳ء صفحہ ۹-۱۰)

مندرجہ بالا حوالہ گو قدرے طویل ہے لیکن ہم نے اسلئے اسے درج کیا ہے تاکہ قارئین اندازہ لگا سکیں کہ سکھوں کے پُر آشوب زمانہ میں پنجاب کی اور اس کے دارالحکومت لاہور کی کیا حالت تھی .... اور کس طرح اس زمانہ میں مسلمانوں کو اور ان کی تہذیب و تمدن کو ملیامیٹ کر دیا گیا تھا۔ یہی وہ تاریخ کا بدترین زمانہ تھا جس کے بعد پنجاب پر انگریز قابض ہوئے اور انہوں نے سکھوں کی غارت گری اور طوائف الملوکی کو ختم کرکے امن و امان قائم کیا اور عوام نے بالخصوص مسلمانوں نے اطمینان کا سانس لیا۔ اسی "خدائی قہر" کے اثرات کو دیکھ کر ہر طبقہ اور ہر مکتب خیال کے مسلمانوں نے انگریزی حکومت کی غیر معمولی تعریف کی اور اسے اُس قہر کے مقابلہ میں رحمت قرار دیا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے اپنی تصنیفات میں انگریزوں کی جو تعریف فرمائی ہے اس کی وجہ بھی یہی ہے جو لوگ حضور علیہ السلام پر انگریزوں کی تعریف کرنے کا اعتراض کرتے ہیں وہ اس پس منظر کو بالکل نظر انداز کر دیتے ہیں۔ خود حضور علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں:۔

"جس کی عمر ۶۰ یا ۷۰ برس کی ہوگی وہ خوب جانتا ہوگا کہ ہم پر سکھوں کا ایک زمانہ گزرا ہے اس وقت مسلمانوں پر جس قدر آفتیں تھیں وہ پوشیدہ نہیں ہیں ان کو یاد کرکے بدن پر لرزہ پڑتا ہے۔ اور دل کانپ اٹھتا ہے اس وقت مسلمانوں کو عبادات اور فرائض مذہبی کی بجاآوری سے جو ان کو جان سے عزیز تر ہیں روکا گیا تھا آذان نماز کو باآواز بلند پکارنے سے روکا گیا تھا اگر کبھی مؤذن کے منہ سے سہواً اللہ اکبر باآواز بلند نکل جاتا تو اس کو مار دیا جاتا تھا۔ اسی طرح پر مسلمانوں کے حلال و حرام کے معاملہ میں بیجا تصرف کیا گیا تھا ایک گائے کے مقدمہ میں ایک دفعہ پانچ ہزار غریب مسلمان قتل کئے گئے ..... مگر اب دیکھو کہ ہر قوم و مذہب کو کیسی آزادی ہے۔ ہم صرف مسلمانوں کا ذکر کرتے ہیں فرائض مذہبی اور عبادات کے بجا لانے میں اس سلطنت نے پوری آزادی دے رکھی ہے..... سکھوں کے زمانہ میں یہ حال تھا کہ مسجدوں میں بھنگ گھٹتی تھی اور گھوڑے بندھتے تھے جس کا نمونہ خود یہاں قادیان میں موجود ہے۔"

(الحکم ۱۰ فروری ۱۹۰۰ء)

سادہ زندگی

معاشرتی بہبود کی سرگرمیوں سے متعلق حال ہی میں لاہور میں ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس میں اس امر پر غور کیا گیا کہ ذہنی بے راہ روی کے موجودہ غیر صحت مند بلکہ تباہ کن رجحان کو کس طرح روکا جاسکتا ہے۔ اس کانفرنس کا ذکر کرتے ہوئے روزنامہ مشرق لاہور نے اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ:۔

"اس ذہنی بے راہ روی کو دور کرنا اسی وقت ممکن ہے جب پورے ملک میں تکلف سے عاری اور سادہ زندگی گذارنے کے لئے ایک منظم مہم شروع کی جائے لیکن بدقسمتی سے ہم صرف دوسروں کو تلقین کرنا چاہتے ہیں ان کے سامنے اپنے عمل سے کوئی مثال پیش کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ جب تک یہ روش تبدیل نہیں ہوگی معاشرتی اصلاح کی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہوسکتی۔"

(مشرق ۱۹ نومبر)

ذہنی بے راہ روی اور بہت سی دیگر معاشرتی خرابیوں کو دور کرنے میں سادہ اور تکلف سے عاری زندگی بسر کرنے کو بنیادی اہمیت حاصل ہے اس اہمیت کو حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے آج سے انتیس برس قبل بھانپ لیا تھا اور آپ نے مسلمانوں کو اور بالخصوص جماعت احمدیہ کے افراد کو سادہ زندگی بسر کرنے کی عملی رنگ میں تحریک فرمائی تھی اور ایسی ہدایات دی تھیں — اور خود ان پر عمل کرکے بھی دکھایا تھا۔ کہ جنکی بدولت ہم تکلف۔ تعیش اور اسراف کی زندگی سے بچ کر بہت سی بے راہ رویوں اور معاشرتی خرابیوں سے بچ سکتے ہیں۔

تحریک جدید کا مطالبہ سادہ زندگی آج پہلے سے بہت زیادہ ضروری بلکہ بدلتے ہوئے حالات کا ایک ناگزیر تقاضہ بن چکا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حال ہی میں نگران بورڈ ربوہ نے بھی اس کی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے احباب جماعت کو تحریک کی ہے کہ وہ سادہ زندگی کی تحریک و تلقین کی طرف خاص توجہ دیں چنانچہ اسنے اپنے اجلاس منعقدہ ۶۳/۱۰/۲۰ و ۶۳/۱۰/۲۷ میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ:۔

"لجنہ اماء اللہ۔ صدر انجمن احمدیہ۔ انجمن تحریک جدید مجلس وقفِ جدید۔ مجلس انصار اللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ سب مل کر پورے طور پر کوشش کریں اور یکم دسمبر تا ۷ دسمبر سادہ زندگی کا ہفتہ منائیں اور اس مہم کو تیز تر کرتے ہوئے جلسہ سالانہ کے ایام میں سادہ زندگی کا عملی نمونہ پیش کریں۔"

(الفضل یکم نومبر)

ہمیں امید ہے کہ جماعت کی مندرجہ بالا تنظیمیں اور احباب جماعت انفرادی طور پر بھی اس ہفتہ کو کامیاب بنانے کی پوری کوشش کریں گے اور جس طرح اور بہت سی نیک تحریکوں میں جماعتِ احمدیہ کو اللہ تعالےٰ کے فضل سے سب پر سبقت لے جانے کی توفیق ملی ہے اسی طرح سادہ زندگی اختیار کرنے کی مہم جاری کرنے میں بھی ملک میں اسے اوّلیت کا شرف حاصل رہے گا۔

گیمبیا (مغربی افریقہ) میں تبلیغ اسلام

دو تین سو افراد کا قبول حق۔ تقاریر۔ ملاقاتیں اور لٹریچر کی وسیع اشاعت۔ درس و تدریس

رپورٹ احمدیہ مشن گیمبیا از اپریل تا ستمبر ۱۹۶۳ء

مکرم چوہدری محمد شریف صاحب احمدیہ مسلم مشن گیمبیا بتوسط وکالت تبشیر۔ ربوہ

(۲)

چونکہ عیسائی پادریوں کو محض عیسائیت کی تبلیغ سے کامیابی نہیں ہوتی۔ اس لئے تمام عیسائی مشنوں کی توجہ اب اس طرف کلی طور پر مبذول ہو چکی ہے کہ ہر جگہ سکول کھولو۔ طالب علموں کے والدین اور حکومت ملک سے پیسے بھی بٹورو اور شروع سے بچوں کو یہ تعلیم ساتھ ساتھ دیدو۔ کہ مسیح خدا یا خدا کا بیٹا تھا۔ اور نوجوان لڑکیوں اور لڑکوں کو اکٹھے پڑھنا لکھنا رہنا سہنا۔ فائین آرٹ (گانا بجانا۔ ناچنا کودنا (DANCE) شراب پینا سکھلا دو۔ اس طرح اگلی نسل پر تمہارا خود بخود قبضہ ہو جائیگا۔ اور اسی سکیم کے مطابق عیسائی مشن اور یورپ و امریکہ کے سفارت خانے وغیرہ ثقافتی امداد کے بہانہ سے یہاں بھی کام کر رہے ہیں۔ چنانچہ ایسے ایسے دور افتادہ علاقوں میں جہاں کوئی عیسائی نام کا بھی نہیں عیسائی مشن سکول کھول رہے ہیں۔ اور پادری بطور مدرس کام کر رہے ہیں۔

عیسائیوں کے سکول کھولنے کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ مدرسہ کے لئے ایک دو کمرے تعمیر کر لئے۔ اس کے اوپر صلیب نصب کر دی اور پاس ہی ایک گرجا بمع گھنٹہ گھر تعمیر کر دیا۔ اور طالب علم بچوں کو حکم دیدیا۔ کہ اتوار کے روز گرجا میں آیا کریں۔

مقامی افریقن زبان تو کوئی پڑھائی جاتی ہی نہیں۔ ہر مشن کے پادری اپنے اپنے ملکوں کی بولیاں بھی (علاوہ انگریزی کے جو اس ملک کی سرکاری زبان قرار دی جا چکی ہے) بچوں کو سکھلا دینے کی سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ کوئی لاطینی پر زور دے رہا ہے۔ کوئی فرنچ کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔ کوئی پرتگیزی کے نشہ میں مخمور ہے۔ مگر مسلمانوں کی اسلامی کتب اور عربی زبان سے ان کو سخت عداوت ہے۔ اللہ تعالےٰ سب مسلمانوں کو اور ان کے بچوں کو ایسے سکولوں کے منفرات سے محفوظ رکھے۔

اس سفر میں علاوہ مذکورہ بالا مقامات اچھی طرح دیکھنے کے دیگر پندرہ مقامات بھی دیکھے۔ اور ہر قسم کے لوگوں کو دیکھنے کا موقع ملا۔ فالحمد للہ رب العالمین۔

علاوہ ازیں وقتاً فوقتاً باتھرسٹ کے قرب و جوار میں دا فعہ سیرا کنڈا میں دس دفعہ، جسونگ میں چار دفعہ بنڈوم میں آٹھ دفعہ باکاؤ اور ابساؤ میں ایک ایک مرتبہ بمع دو تین احباب جماعت جانے کا بھی اتفاق ہوا۔

اہل سینیگال سے

سینیگال بھی گیمبیا کے ساتھ واقعہ ہے یا بہ لفظ دیگر گیمبیا بھی سینیگال کا دل یا ایک درمیانی حصہ ہے۔ جسے انگریزوں نے فرانسیسیوں سے لڑ بھڑ کر لے لیا تھا۔ اور گیمبیا کے تینوں طرف مشرق۔ شمال اور جنوب میں سینیگال ہی ہے اسلئے سینیگال سے بھی متعدد زائرین احمدیہ مشن میں وقتاً فوقتاً آتے رہتے ہیں۔ اور انہیں سلسلہ احمدیہ کی طرف سے شائع شدہ عربی اور فرنچ لٹریچر (کیونکہ سینیگال کی سرکاری زبان فرنچ ہے) تحفۃً دیا جاتا ہے۔

علاوہ ازیں ہمارے احمدی بھائی بھی وقتاً فوقتاً اپنے رشتہ داروں کی ملاقات یا کاروبار کے لئے سینیگال آتے جاتے رہتے ہیں ان ایام میں ہمارے تین احمدی احباب سینیگال میں گئے اور ان کے ذریعہ وکالت تبشیر کی طرف سے مرسلہ فرنچ لٹریچر فلاسفی آف دی ٹیچنگز آف اسلام، اسلام آن دی مارچ، دعائی آئی بیلیو ان اسلام، جیزس ان کشمیر، ۱۵ کی تعداد میں وہاں تقسیم کرتے گئے۔

دو پیر صاحبان بھی باتھرسٹ میں اپنے سالانہ "ہدیہ" کو وصول کرنے کے لئے تشریف لائے۔ پہلے پیر صاحب "ساداتی" کے نام سے مشہور تھے۔ اور (مالی) کے رہنے والے تھے۔ دوسرے صاحب مراکشی عرب تھے ان کا نام محمد بشیر تھا اور اپنے آپ کو الشیخ احمد التیجانی کا پڑپوتا بتلاتے تھے (واللہ اعلم) دونوں سے ان کی جائے اقامت پر جا کر ملاقات کی گئی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب التبلیغ۔ مکتوب احمد۔ مواہب الرحمٰن اور الاستفتاء بھی بطور "ہدیہ" ان کو دی گئیں۔

دو غیر معمولی حوادث

ماہ مئی میں یہ افسوسناک غیر معمولی خبر ملی کہ حکومت مغربی پاکستان نے کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" از حضرت مسیح موعود علیہ السلام ضبط کر لی اور اس کی اشاعت ممنوع قرار دے دی ہے جب یہ خبر یہاں کے احباب کے گوش گزار ہوئی تو انھیں اس سے بہت تعجب ہوا کہ دنیا میں اس وقت سب سے بڑا اسلامی ملک ایسا قدم کس طرح اٹھا سکتا ہے کہ ایک عظیم الشان مسلمان مصلح کی ایک عیسائی پادری کے جواب میں لکھی ہوئی کتاب کے متعلق ایسا حکم صادر کرے اس لئے مینیجنگ کمیٹی گیمبیا نے یہ مناسب سمجھا کہ صدر جمہوریہ پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی خدمت میں درخواست کی جائے کہ وہ اس حکم کو منسوخ کر دیں اور جب صدر پاکستان نے اس حکم کو منسوخ کر دیا تو ہمارے یہاں کے احباب میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ اور صدر پاکستان کی خدمت میں شکریہ کا تار ارسال کیا گیا۔ نیز فیصلہ کیا گیا جماعت احمدیہ گیمبیا اس کتاب کی پانچ صد کاپیاں خرید کر (اردو) مفت تقسیم کرے۔

دوسرا غیر معمولی حادثہ ہماری امیدوں اور توقعات کے خلاف حضرت قمر الانبیاء صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی اچانک وفات کا حادثہ ہے جو ۲ر ستمبر کو واقعہ ہوا یہ اندوہناک خبر یہاں ۲ر ستمبر کی شام کو بذریعہ تار وکالت تبشیر کی طرف سے موصول ہوئی

انا للہ وانا الیہ راجعون

اس حادثہ نے ساری جماعت کو غیر معمولی غم میں مبتلا کر دیا تعزیت کے تار اور خطوط حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اطال اللہ بقاءہ فینا بجمیع برکاتہ وحسناتہ اور جملہ متعلقین خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ارسال کئے گئے نیز نماز جنازہ غائب جمعہ کے دن زمین کے کنارہ پر ادا کی گئی اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مرحوم و مغفور کی جنت میں بلندی درجات کے لئے دعا کی گئی۔ اللہ تعالےٰ ہمارے اس نقصان عظیم کی خود تلافی فرمائے۔

لیکچرز

اس عرصہ میں اللہ تعالےٰ نے دو خاص لیکچر دینے کی بھی توفیق عطا فرمائی پہلا لیکچر یندوم (YUNDUM) ٹیچرز ٹریننگ کالج کے جو یہاں سے ۱۸۔۲۰ میل دور ہے طلباء کی خواہش اور درخواست پر ۳۱ مئی کی رات کو ڈیڑھ گھنٹہ کالج کے ہال میں "قرآن و بائیبل" پر انگریزی میں دیا گیا جس میں حاضرین کی تعداد ڈیڑھ سو کے قریب تھی اور سب مسلمان و عیسائی طلبہ اور ان کے بعض اساتذہ بھی اس میں شامل تھے لیکچر کے آخر میں سوالات کا موقعہ بھی دیا گیا اور ان کے جوابات بھی دیئے گئے۔ اختتام لیکچر پر سب سامعین نے اپنے دستور کے مطابق زور زور سے تالیاں بجا کر شکریہ یا تحسین کا اظہار کیا اس لیکچر میں باتھرسٹ کے سات احمدی احباب بھی میرے ہمرکاب تھے۔

کالج کا سال ختم ہونے اور موسمی تعطیلات کے شروع ہونے سے پہلے ماہ جولائی کے شروع میں یندوم کالج کی طرف سے تقسیم اسناد کے لئے ایک تقریب منعقد ہوئی جس میں ہز ایکسی لینسی گورنر گیمبیا سر جون پال (SIR JOHN PAUL) وزیر تعلیم اور بعض دیگر وزرائے حکومت اور معززین باتھرسٹ بھی مدعو تھے۔ پرنسپل صاحب کالج کی طرف سے اس میں شمولیت کی دعوت مجھے بھی ملی چنانچہ میں اس میں شامل تھا۔

پرنسپل صاحب نے اپنی سالانہ رپورٹ میں جو اس تقریب میں پڑھ کر حاضرین کو سنائی "احمدیہ مسلم مشن گیمبیا" کا بھی شکریہ ادا کیا جس نے وقتاً فوقتاً طلبہ کالج کی دینی رہنمائی میں قابل قدر حصہ لیا۔ فالحمد للہ رب العالمین

دوسرا لیکچر محمڈن سکول باتھرسٹ کے احاطہ میں "ضرورت اسلام" پر دیا گیا۔ اور میرے علاوہ تین دیگر مقامی احمدی احباب نے بھی تقریریں کیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

اشاعت لٹریچر

تقسیم لٹریچر کا سلسلہ بھی بفضل تعالےٰ جاری رکھا گیا اور اس عرصہ میں لیگوس (نائیجیریا) سے شائع ہونے والے اپنے ہفتہ وار اخبار (THE TRUTH) کی ہر ہفتہ ایک سو کاپیاں یعنی تین ہزار کاپی تقسیم کی گئی

احمدیہ مشن گیمبیا کی طرف سے شائع کردہ پمفلٹ نمبر ۱، ۲، ۳، ۴ کی اڑھائی ہزار کاپیاں تقسیم کی گئیں۔

وکالت تبشیر کی طرف سے مرسلہ عربی اور انگریزی لٹریچر بھی حسب ضرورت تقسیم کیا جاتا رہا احمدیہ بک ڈپو باتھرسٹ کا کام بھی جاری رہا ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) کی دس کاپیاں ماہوار ربوہ سے شائع ہونے والے رسالہ مسلم ہیرلڈ کی پانچ کاپیاں ماہوار بھی تقسیم کی جاتی رہیں سیرالیون اور غانا سے موصول ہونے والے ماہوار رسائل (ٹائمز افریقہ) اور گائیڈنس بھی مفت تقسیم کئے گئے۔

اللہ تعالےٰ سب احباب کو جن کے اموال و محنت سے یہ لٹریچر تیار ہوتا ہے اپنی طرف سے اچھے سے اچھا بدلہ عطا فرمائے اور اس لٹریچر کے بہترین نتائج نیک ظاہر کرے

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد۔

(باقی)

اکناف عالم میں اشاعت اسلام کیلئے مالی قربانی کے وعدہ جات

منجانب خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تحریک جدید کے سال نو کے اعلان پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد کی طرف سے جو وعدے اولین ایام میں دفتر ہذا میں موصول ہوئے۔ وہ درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

نام مجاہدین	رقم وعدہ
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ	۱۱۵۰۰ — ۰۰
حضرت سیدہ ام متین صاحبہ	۱۷۱ — ۰۰
حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ	۶۰ — ۰۰
حضرت بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضؓ	۱۵۵ — ۰۰
حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ	۴۲۵ — ۰۰
حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ	۵۱۵ — ۰۰
صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب معہ اہل و عیال	۳۶۵ — ۰۰
صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب معہ اہل و عیال	۴۰۰ — ۰۰
صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب معہ اہل و عیال	۳۷۰ — ۰۰
صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب معہ اہل و عیال	۲۲۳ — ۰۰
صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب	۵۰۱ — ۰۰
صاحبزادی سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ معہ بچگان	۲۶۵ — ۰۰
صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب معہ اہل و عیال	۲۶۰ — ۰۰
مکرمہ سیدہ بشریٰ صاحبہ بیگم کیپٹن سید سعید احمد صاحب معہ اہل و عیال	۹۰ — ۰۰
مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب معہ اہل و عیال	۱۳۳ — ۰۰
نوابزادہ شاہد احمد خان صاحب معہ بیگم صاحبہ	۱۸ — ۰۰
صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلےٰ معہ اہل و عیال	۲۵۰ — ۰۰
صاحبزادہ مرزا انور رشید احمد صاحب معہ 〃	۱۰۰ — ۰۰
نوابزادہ میاں محمد احمد خان صاحب معہ 〃	۵۷۵ — ۰۰
مکرم نوابزادہ میاں عباس احمد خان صاحب معہ 〃	۱۱۱۲ — ۰۰
〃 سید میر داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ معہ اہل و عیال	۲۲۹ — ۰۰
〃 صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب	۸۲ — ۵۰
〃 سید میر محمود احمد صاحب ناصر معہ اہل و عیال	۸۳ — ۰۰
〃 پیر معین الدین صاحب 〃	۳۰۰ — ۰۰
〃 سید داؤد مظفر شاہ صاحب 〃	۳۵۳ — ۰۰
مکرمہ سیدہ طیبہ صدیقہ صاحبہ بیگم نوابزادہ میاں مسعود احمد خان صاحب	۶۲ — ۰۰

تحریک جدید کے تیسویں سال کے اعلان پر نقد رقوم پیش کرنیوالے مخلصین

نام	رقم
مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ چک جھمرہ لائلپور	۲۵ — ۳۷
〃 سردار محمد اقبال صاحب محمد آباد	۶ — ۵۰
مکرمہ سکینہ بی بی صاحبہ والدہ میجر مسعود احمد شاہ صاحب ربوہ	۱۲ — ۰۰
〃 ڈاکٹر محمودہ نازیہ صاحبہ معہ بچگان کراچی	۳۵۰ — ۰۰
〃 لطیفہ خاتون صاحبہ 〃	۸۴ — ۰۰
〃 بیگم صاحبہ ایم اے خورشید معہ بچگان 〃	۲۸۰ — ۰۰
〃 بیگم صاحبہ سیٹھ معین الدین صاحب	۱۰ — ۰۰
〃 فاطمہ اسماں الٰہی صاحبہ	۲۰ — ۰۰
〃 انور بیگم صاحبہ اہلیہ ملک فضل حق صاحب 〃	۱۱۰۰ — ۰۰

مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں!

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کروایا گیا تھا۔ یکم نومبر ۶۳ء سے خدام الاحمدیہ کا نیا سال شروع ہو چکا ہے۔ اور سال کا پہلا مہینہ اب ختم ہونے کے قریب ہے۔ سب مجالس کو چاہیئے تھا۔ کہ وہ اس ماہ کا چندہ ۲۰ نومبر تک مرکز میں روانہ کر دیتیں لیکن اکثر مجالس نے اس کی پابندی نہیں کی۔

اس اعلان کے ذریعہ جملہ مجالس سے التماس ہے کہ وہ ماہ نومبر کا چندہ جس قدر بھی اکٹھا ہو چکا ہے۔ فوراً روانہ فرما دیں۔ اور آئندہ بھی اس بات کی پابندی کریں۔ کہ چندہ ماہ بماہ مرکز میں پہنچتا رہے

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ خاکسار کی اہلیہ اور لڑکی بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے (خواجہ محمد شریف پشاور)

۲۔ خاکسار عرصہ ایک سال سے ایک خطرناک بیماری میں مبتلا ہے۔ چلنے پھرنے سے بھی معذور ہے دل احباب میری صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ مشتاق احمد جماعت احمدیہ جاپوتہ نواب شاہ (سندھ)

۳۔ مکرمی محمد رفیع صاحب ناصر گولبازار ربوہ جو ایک عرصہ تک تشویشناک طور پر بیمار رہے ہیں۔ اور اب بھی صحت خاصی کمزور ہے تحریر فرماتے ہیں: ”تیسویں سال میں نقد بیس روپے ادا کر چکا ہوں لہٰذا مزید وعدہ کرنے کا خیال پیدا ہوا سو تحریر ہے علاوہ بیس روپیہ کے جو ادا ہو چکے ہیں۔ مزید پندرہ روپیہ کا وعدہ قبول فرمائیں“۔ قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے

(وکیل المال اول تحریک جدید)

۴۔ میری اہلیہ صاحبہ کا پہلے دو دفعہ پشاور میں آنکھوں کا اپریشن ہو چکا ہے۔ مگر کامیاب نہیں ہوا اب تیسری بار اپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت و درویشان قادیان دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے یہ اپریشن کامیاب کرے۔ (خان میر خان غلہ منڈی ربوہ)

۵۔ مکرم چوہدری عطا محمد صاحب بھیمہ آف دلاور چیمہ ضلع گوجرانوالہ حال محلہ دار الصدر غربی ربوہ کچھ روز سے خود اور ان کے بچے بیمار ہیں۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے مکرم چوہدری صاحب موصوف نے تعمیر مساجد ممالک بیرون کے صدقہ جاریہ میں مبلغ دس روپے ادا فرمائے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

دعائے مغفرت

میری لڑکی بتاریخ ۲۲ نومبر ۱۹۶۳ء بروز جمعۃ المبارک قضائے الٰہی سے فوت ہو گئی ہے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب جنازہ غائبہ ادا فرمائیں اور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس کو جنت الفردوس میں جگہ دیوے۔ آمین

(غلام حسین کفش دوز چک $\frac{118}{10R}$ ضلع ملتان)

نام	مقام	رقم
مکرم محمد ظفر اللہ بٹ صاحب	کراچی	۳۰ — ۰۰
〃 علی محمد صاحب انور معہ اہلیہ و والدین و بزرگان	〃	۴۰ — ۰۰
〃 عبد الکریم صاحب عباسی	〃	۱۲ — ۸۷
〃 سید منور حسین صاحب	〃	۲۴ — ۰۰
〃 عبد اللطیف صاحب	〃	۱۵ — ۰۰
مکرمہ بیگم صاحبہ سید انتظار حسین صاحب	〃	۳۶ — ۰۰
مکرم ملک مبارک احمد صاحب معہ اہل و عیال	〃	۴۰ — ۰۰
〃 سلطان جہانگیر صاحب	〃	۲۰۰ — ۰۰
〃 چوہدری منور احمد صاحب	〃	۱۰ — ۰۰
〃 ناصر احمد صاحب ظفر	〃	۵۰ — ۰۰
〃 خان رفیع الزمان خان صاحب	〃	۷۳ — ۰۰
〃 چوہدری برکت علی خان صاحب مرحوم سابق وکیل المال اوّل		
رانا سعادت احمد خان پسر 〃	ربوہ	۵ — ۳۰
〃 مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی	〃	۳۹ — ۰۰
〃 چوہدری عطاء اللہ صاحب چک ۳۵ جنوبی سرگودھا		۷۵ — ۰۰
〃 سردار عبد الغفار صاحب سیکرٹری مال چنیوٹ		۳۴ — ۰۵

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

بیروت ۲۷ نومبر۔ عراق اور شام کے مختلف ذرائع سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان میں بتایا گیا ہے کہ عراق میں حالات معمول پر ہیں گو انقلابی حکومت بغیر کسی سیاسی پارٹی کے حکومت چلانے کا اعلان کر چکی ہے خدشہ ہے کہ بعث پارٹی حسب سابق پھر سے اپنی سرگرمیاں شروع کردے گی بعث پارٹی کے ایک لیڈر نے شامی پارٹی سے مشروط مصالحت کا اعلان بھی کر دیا ہے سیاسی حالات اس نہج پر پہنچ گئے ہیں کہ شام میں غذائی قلت پیدا ہو گئی ہے اور مجبوراً حکومت کو راشن بندی کا اعلان کرنا پڑا ہے درین اثنا شام نے عراق کے دباؤ کے تحت بعث پارٹی کے سابق سربراہ علی صالح السعدی کو دمشق سے سوئٹزرلینڈ بھیج دیا ہے۔

● پیکنگ ۲۷۔ نومبر۔ چین تمام پڑوسی ملکوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات کا خواہاں ہے اور چاہتا ہے کہ تمام تنازعہ امن طور پر طے ہو جائیں پاکستان نیپال اور برما نے اس سلسلے میں رواداری کا ثبوت دیتے ہوئے چین سے دوستی کی ہے لیکن ہندوستان ہٹ دھرمی پر قائم ہے اسے بھی چین سے سرحدی تنازعہ پرامن طور پر طے کر لینا چاہئیے ان خیالات کا اظہار پیکنگ کے میئر نے ایک تقریب میں کیا۔

دس ہزار سے زائد افراد نے چین اور افغانستان کے سرحدی معاہدے کی خوشی میں ایک جلوس نکالا شہر کے سب سے بڑے ہال میں ایک تقریب ہوئی جس میں افغان وفد بھی شریک ہوا وفد کے قائد وزیر داخلہ ڈاکٹر عبد القیوم بھی تقریب میں پیکنگ کے میئر چن اکا اور نائب وزیر اعظم لی ہسین نین بھی شریک ہوئے۔ تقریب کا آغاز دونوں ملکوں کے قومی ترانوں سے ہوا اور دونوں ملکوں کی دوستی کے استحکام کی دعا کی گئی۔

● نئی دہلی ۲۷ نومبر غیر ملکی اخبارات کی اطلاعات کے مطابق ہندوستان کی اقتصادی حالت بری طرح تباہ ہو رہی ہے عوام کی اکثریت مفلوک الحالی کی زندگی بسر کر رہی ہے۔

امریکی اخبار "واشنگٹن سٹار" نئی دہلی میں مقیم اپنے نمائندہ کے حوالے سے اطلاع دیتا ہے کہ ہندوستان میں اس وقت اناج کی شدید قلت ہے اور چاول کی پیداوار میں زبردست کمی واقع ہو گئی ہے فصل بھی بہتر نہیں اخبار نے بعض اعلیٰ سرکاری حکام کے بیانات کا حوالہ دیا جن میں امید دلائی گئی تھی کہ اناج کی پیداوار میں سالانہ چھ فیصد اضافہ ہوگا۔ لیکن اضافہ کے بجائے پیداوار میں سالانہ تین فیصد کی کمی ہو گئی ہے مغربی بنگال اور آسام میں صورت حال تشویشناک ہو گئی ہے ذخیرہ اندوزوں نے چاول ذخیرہ کر لیا ہے اور مہنگے داموں بیچ رہے ہیں بمبئی اور کلکتہ میں اس صورت حال کے خلاف ایک روزہ احتجاجی ہڑتال بھی ہو چکی ہے۔

● واشنگٹن ۲۷ نومبر۔ صدر کینیڈی نے اپنے قول اور عمل کے ذریعہ ظاہر کر دیا تھا کہ وہ لنڈن جانسن کا غیر معمولی احترام کرتے تھے احترام کا یہ جذبہ اس قدر قوی تھا کہ مسٹر کینیڈی نے سینیٹ کی رکنیت کے زمانے میں ایک مرتبہ اپنے کسی دوست کو اعتماد میں لیتے ہوئے کہا تھا کہ اگر وہ صدارت کے انتخاب میں ناکام رہے تو ان کے خیال میں اس منصب کے لئے مسٹر جانسن سے زیادہ اہل کوئی اور شخص نہیں ہو سکتا۔

مسٹر کینیڈی نائب صدر کے عہدہ کی اہمیت سے واقف تھے اور اسی لئے انہوں نے صدارتی انتخاب کی مہم کے لئے مسٹر جانسن کو نائب صدر کے عہدہ کے لئے امیدوار نامزد کروایا تھا اور انہی کی تجویز پر ۱۹۶۰ء میں ڈیموکریٹک پارٹی کے قومی کنونشن نے بآواز بلند مسٹر جانسن کو نائب صدارت کے لئے اپنا امیدوار نامزد کر دیا تھا۔ کنونشن میں مسٹر جانسن کا نام تجویز کرتے ہوئے صدارت کے نامزد امیدوار مسٹر کینیڈی نے کہا تھا

"میں کئی دفعہ کہہ چکا ہوں کہ عظیم آزمائش کے ان دنوں میں امریکہ کو ایسا نائب صدر منتخب کرنا چاہیئے جو اس قوم اور دنیا کو درپیش سنگین مسائل سے عہدہ برآ ہونے کی قابلیت رکھتا ہو۔"

"اگر ہمیں مضبوط بننا ہے اور آزاد دنیا کی قیادت کرنا ہے تو ہمیں مضبوط آدمیوں کی ضرورت ہے لنڈن جانسن اکثر مواقع پر ثابت کر چکے ہیں کہ ان میں مطلوبہ قیادت کے شاندار اوصاف بدرجہ اتم موجود ہیں۔"

● برلن ۲۷ نومبر۔ مصر کا ایک تجارتی وفد مشرقی جرمنی پہنچ گیا ہے اس کے سربراہ وزارت اقتصادیات کے مسٹر صدق مراد ہیں۔

● لندن ۲۷ نومبر۔ برطانوی پارلیمنٹ نے کل تعزیتی بیانوں کے بعد اپنا اجلاس ملتوی کر کے آنجہانی صدر کینیڈی کو سب سے بڑا خراج عقیدت پیش کیا۔ سابق وزیر اعظم مسٹر میکملن اپنے اپریشن کے بعد پوری طرح تندرست نہ ہونے کے باوجود ایوان میں آئے تھے۔ انہوں نے جذبات سے مغلوب آواز میں کہا کہ صدر کینیڈی کا قتل ایک جگمگاتی زندگی کا اچانک اور ظالمانہ خاتمہ ہے۔

ہر قسم کی پنشنوں میں اضافہ کرنے پر حکومت کی رضامندی

غیرملکی فرموں میں ۱۹۶۶ء تک ہزار روپے تک تنخواہ پانے والے تمام ملازم پاکستانی ہوں گے

ڈھاکہ:- ۲۸ نومبر۔ مرکزی وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب نے یہاں قومی اسمبلی کے وقفہ سوالات کے دوران میں بتایا کہ حکومت پنشنوں کی شرح میں اضافہ پر متفق ہو گئی ہے پنشنروں کو مالی آسودگی مہیا کرنے کے لئے ایک تجویز کا اعلان بجٹ اجلاس سے پہلے کر دیا جائے گا۔ آپ نے بتایا کہ حکومت تنخواہ اور پنشن کمیشن کی سفارشات پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے اس سلسلہ میں فیصلہ کا اعلان سال رواں کے خاتمہ سے پہلے کسی وقت بھی متوقع ہے۔

مسٹر محمد شعیب نے وقفہ سوالات میں سید عبدالسلطان کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا "تنخواہ کمیشن کی سفارشات کو عملی جامہ پہنانے میں اگرچہ تاخیر ہوئی ہے مگر ماہ گزشتہ سرکاری ملازموں کو عبوری امداد پہلے ہی دی جا چکی ہے جہاں تک ابتدائی افسروں کا تعلق ہے حکومت ان کی تنخواہ اور رشتہ ملازمت کا پیچیدہ مسئلہ حل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب نے مسٹر عبدالمنعم چوہدری کے ایک سوال پر بتایا کہ پاکستان میں کام کرنے والے صنعتی و تجارتی اداروں میں ۱۹۶۶ء تک تمام ملازم پاکستانی ہوں گے آپ نے کہا دو سال پیشتر حکومت نے غیرملکی صنعتی و تجارتی اداروں میں بتدریج پاکستانی سٹاف رکھنے کا فیصلہ کیا تھا یہ سکیم پانچ سال میں مکمل ہو گی اس سلسلہ میں ایک ضمنی سوال پر وزیر خزانہ نے یہ بتانے سے معذوری ظاہر کی کہ اس وقت پاکستان میں کتنی غیرملکی فرمیں کام کر رہی ہیں تاہم آپ نے ۱۹۶۶ء تک غیرملکی فرموں کا سٹاف بتدریج سو فیصد پاکستانی بنانے کے بارے میں حسب ذیل کوائف پیش کئے:-

- غیرملکی اداروں میں ۱۹۶۶ء تک ایک ہزار ماہانہ تنخواہ پانے والے تمام ملازمین پاکستانی ہوں گے
- ۱۹۶۶ء ایک ہزار روپیہ سے اڑھائی ہزار روپے ماہانہ تنخواہ پانے والا ۷۵ فیصد عملہ پاکستانی ہوں گے
- ۱۹۶۶ء تک اڑھائی ہزار ماہانہ سے زیادہ تنخواہ پانے والے ۵۰ فیصد ملازمین پاکستانی ہوں گے۔

پی آئی اے کا وفد ماسکو روانہ ہو گیا

روسی سروس ۶ دسمبر کو شروع ہو جائیگی

کراچی ۲۸ نومبر۔ پاکستان انٹرنیشنل ایرلائنز کے کمرشل منیجر مسٹر جے ایس مرزا کی سرکردگی میں کل صبح چار ارکان کا وفد روسی ہوائی کمپنی ایروفلوٹ سے انٹرلائن سمجھوتہ پر دستخط کرنے کی غرض سے ماسکو روانہ ہو گیا ماسکو میں اپنے ایک ایک ہفتہ کے قیام میں پی آئی اے کا وفد ماسکو کے راستہ کراچی لندن سروس جو مسٹر مرزا کے مطابق آئندہ برس مئی میں شروع ہو جائے گی کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لے گا پاکستانی وفد اسی روسی طیارہ میں ماسکو گیا ہے جو ۲۰ نومبر کو ماسکو سے کراچی آیا تھا پاکستانی جماعت ۲۳ ارکان کے روسی وفد کے ہمراہ ماسکو گئی ہے روسی وفد ۶ دسمبر سے ایروفلوٹ کی شروع ہونے والی سروس کے اپریشنل پہلوؤں پر بات چیت کرنے یہاں آیا ہوا تھا آج صبح روانگی سے قبل ایروفلوٹ کے ڈپٹی چیف مسٹر لسٹیکوف نے ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کو بتایا کہ کراچی تک ایروفلوٹ کی سروس شروع کرنے کے لئے ہم نے تسلی بخش طور پر انتظامات کرلئے ہیں انہوں نے بتایا کہ ایروفلوٹ کی ۶ دسمبر کو افتتاحی پرواز کے موقع پر چند روسی اخبار نویس بھی کراچی آئیں گے انہوں نے کہا کہ پاکستان اور روس کے درمیان مزید دوستی کے لئے ہم نے راہ پیدا کر دی ہے۔

چاند کے سفر کی تیاریاں

امریکہ کا ایک اور مصنوعی سیارہ

کیپ کنڈی ۲۸ نومبر۔ امریکہ نے انسان کو چاند پر پہنچانے کے سلسلہ میں بعض تجربوں کے لئے گزشتہ شب ایک مصنوعی سیارہ فضا میں چھوڑا۔ یہ سیارہ جس کا وزن ۳۰ پونڈ ہے زمین کے مدار کے گرد چھ روز میں ایک چکر پورا کرے گا یہ مصنوعی سیارہ تین درجوں کے ایک راکٹ کے ذریعہ فضا میں داخل کیا گیا سیارہ چھوڑنے کے تھوڑی دیر بعد سرکاری حلقوں نے اعلان کیا ہے کہ سیارہ کامیابی کے ساتھ اپنی منزلیں طے کر رہا ہے۔

ٹیکساس کے سکولوں میں صدر کینیڈی کے قتل پر خوشی کا مظاہرہ

صدر جانسن کی ہدایت پر واقعہ قتل کی تفتیش وفاقی پولیس کرے گی

ڈالاس ۲۸ نومبر۔ صدر جانسن کی ہدایت پر صدر کینیڈی اور اُن کے قاتل آسوالڈ کے قتل کی تفتیش وفاقی پولیس نے اپنے ہاتھ میں لے لی ہے۔ مقامی پولیس نے اب تک جو معلومات جمع کی تھیں ان کا ریکارڈ بھی وفاقی شعبہ سراغرسانی کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

امریکہ کے تمام حصوں میں ڈالاس پولیس کی نااہلی کا ماتم کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ پہلے تو وہ صدر کینیڈی کی حفاظت کرنے میں ناکام رہی اس کے بعد ایک شخص نے پولیس کی آنکھوں کے سامنے صدر کینیڈی کے قاتل کو گولی مار دی۔ اور ڈالاس کی پولیس دیکھتی کی دیکھتی رہ گئی حالات نے اتنی خطرناک صورت اختیار کرلی ہے کہ کانگرس اور سینیٹ کے کئی ارکان نے پارلیمنٹ میں بل پیش کر دیئے ہیں جن میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ آئندہ ممتاز شخصیتوں کے قتل کی تفتیش وفاقی پولیس کے سپرد کی جائے۔ اب تک روایت یہ رہی ہے۔ مقتول خواہ کوئی بھی ہو قتل کی تفتیش مقامی پولیس ہی کرتی تھی۔ دریں اثنا ٹیکساس کے سکول ٹیچروں نے بتایا ہے کہ جب صدر کینیڈی کے قتل کی خبر پہنچی تو سکول کے بچوں نے خوشی کے نعرے لگائے۔ اس خبر سے یہ شبہ ہوتا ہے کہ امریکہ کے سابق صدر کے قتل میں ان لوگوں کا بھی ہاتھ ہو سکتا ہے۔ جو حبشیوں کو سفید فام بچوں کے سکولوں میں تعلیم دینے کے مخالف تھے صدر کینیڈی نے سفید فام بچوں کے سکولوں میں حبشی بچوں کو داخلہ کی اجازت دی تھی اور ان کے اس اقدام سے متعصب سفید فام باشندے ناراض ہو گئے تھے۔

مقبوضہ کشمیر کا ادغام مکمل ہے

نئی دہلی ۲۸ نومبر۔ بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے لوک سبھا میں کہا ہے کہ بھارتی آئین کی دفعہ ۳۷۰ جس کے تحت کشمیر کو خصوصی حیثیت دی گئی تھی، عبوری نوعیت کی ہے اور دفعہ بعض اقدامات کے باعث بے کار ہو چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان میں مقبوضہ کشمیر کا ادغام قریب قریب مکمل ہو چکا ہے اور اس سلسلہ میں دو ایک ماہ تک مزید کارروائی کی جائے گی۔

ہیلی کاپٹر کا حادثہ تخریبی کارروائی کا نتیجہ ہے

نئی دہلی ۲۸ نومبر۔ حکومت ہند کو شبہ ہے کہ پچھلے دنوں پونچھ میں ہیلی کوپٹر کا حادثہ جس میں پانچ اعلیٰ فوجی افسر مارے گئے تھے تخریبی کارروائی کا نتیجہ تھا۔ وہ اس سلسلے میں تحقیقات کرا رہی ہے۔ کل ہندوستانی وزیر دفاع نے بتایا کہ ہیلی کاپٹر تاروں سے ٹکرا کر دریا میں جا گرا۔

حبیب بورقیبہ ثانی تیونس واپس چلے گئے

کراچی ۲۸ نومبر۔ تیونس کے صدر کے صاحبزادے مسٹر حبیب بورقیبہ ثانی پاکستان کا سات روزہ دورہ مکمل کر کے اپنی بیگم کے ہمراہ واپس چلے گئے۔ موصوف امریکہ میں تیونس کے سفیر رہ چکے ہیں۔ انہوں نے اپنے قیام پاکستان کے دوران لاہور، راولپنڈی، پشاور کا دورہ کیا۔

دوسری افریشیائی کانفرنس

صدر لنکا کی وزیر اعظم سے گفتگو کرینگے

کراچی ۲۸ نومبر۔ صدر ایوب لنکا کی وزیر اعظم مسز بندرا نائیکے سے دوسری افریشیائی کانفرنس بلانے کے معاملے پر تبادلۂ خیالات کریں گے کانفرنس بلانے کی تجویز چین نے پیش کی ہے۔

سیاسی مبصر صدر ایوب کے دورۂ لنکا کو بڑی اہمیت دے رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ صدر کے دورے سے پاکستان اور لنکا کے دوستانہ تعلقات اور مستحکم ہوں گے صدر لنکا میں ایک ہفتے ٹھہریں گے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان ہمسایہ ملکوں سے دوستی کو کتنی اہمیت دیتا ہے۔ مسز بندرا نائیکے سے بات چیت میں بین الاقوامی صورت حال اور اس علاقے کی سلامتی زیر غور آئے گی۔ تجارت کو فروغ دینے پر بھی گفتگو ہو گی۔

رہی ہیں۔ جس کے باعث صوفی صاحب سخت پریشان ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار:- رشید احمد جاوید ایم اے (اکنامکس) ۱۱/ ٹاؤن کمیٹی رائے ونڈ۔ ضلع لاہور

درخواست دُعا

محترم سردار غلام حیدر صاحب جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور جماعت احمدیہ کے ایک نہایت ہی مخلص بزرگ ہیں ان دنوں بہت زیادہ علیل ہیں اور کمزوری زیادہ ہو گئی ہے۔ احباب کرام بالخصوص درویشان قادیان ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے

۲۔ مکرم صوفی احمد دین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ رائے ونڈ کی اہلیہ محترمہ طویل عرصہ سے بیمار چلی آ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴